مہکتی کلیاں

(بچّوں کی نظمیں)

حافظ کرناٹکی

FBD

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT(Pvt.)Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi-2

Phones : 011-23289786, 011-23289159 Fax: 011-23279998

E-mail : faridexport@gmail.com - Website : www.faridbook.com

Rs.28/-

مہکتی کلیاں

(بچوں کی نظمیں)

2

حافظ کرناٹکی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	مہکتی کلیاں (بچوں کی نظمیں)
مصنف	:	حافظ کرناٹکی
صفحات	:	۵۶
طبعِ اوّل	:	۲۰۰۲ء
طبعِ دوم	:	۲۰۰۳ء
طبعِ سوم	:	۲۰۰۴ء
طبعِ چہارم	:	۲۰۰۵ء
طبعِ پنجم	:	۲۰۰۶ء
بہ اہتمام	:	محمد ناصر خان

ملنے کا پتہ

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ

FAREED BOOK DEPOT(PVT)LTD

Corp. Off. 2158 M.P. Street, Pataudi House, Dariya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23247075, 23289786, 23289159, Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in farid_export@hotmail.com
Website : www.faridexport.com www.faridbook.com

عرض ناشر

’’مہکتی کلیاں‘‘ کا پانچواں نظر ثانی شدہ اڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بچوں کے شاعر حافظ کرناٹکی کی اس کتاب میں حمدیہ اور نعتیہ کلام کے علاوہ ۳۵ موضوعات پر نظمیں شامل ہیں۔ تمام نظمیں اخلاقی اور روحانی پیغام دیتی ہیں جو بچوں کی ذہنی اور فکری تربیت میں معاون ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے اندر زبان وادب سے گہرا لگاؤ بھی پیدا ہوتا ہے۔

دینی مدارس کے ابتدائی درجات میں یہ کتاب بھی داخل کی جاسکتی ہے۔

محمد ناصر خان

Printed at Farid Enterprises, Delhi-6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ شاعر

بندہ ۱۹۸۶ء سے استاذ اور مدارس و مکاتب کے ذمہ دار کی حیثیت سے خدمت پر مامور ہے۔ اس دوران اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ بچوں کے لیے نظموں کا ایک ایسا مجموعہ تیار کیا جائے جس میں ان کے ذوق وشوق کا خیال رکھتے ہوئے، صحیح اسلامی تعلیمات وعقائد کو سلیس زبان میں پیش کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے مجھے اس کے لیے متحرک کیا اور میری ہمت افزائی کی اور میری نظموں کی اصلاح فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بندے نے اس ضمن میں کوشش کی اور پہلا مجموعہ ''معصوم ترانے'' کے نام سے چھپ گیا جس کو لوگوں نے قبول کیا۔ اب دوسرا مجموعہ بنام ''مہکتی کلیاں'' حاضر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اُمّت کے حق میں اسے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

حافظؔ کرناٹکی

دارالحافظ، جئے نگر، شکاری پور۔ 577427، شیموگہ، کرناٹک

فہرست

۱	حمد: ازل سے ابد تک تری ہی ضیا ہے	۷
۲	حمد: جلوے ترے نرالے دنیا بنانے والے	۸
۳	حمد: خدایا ہر دم ثنا ہو تیری	۹
۴	نعت: وہ نبیوں کے سردار پیارے نبیؐ	۱۰
۵	نعت: میرے آقاؐ پیارے آقاؐ	۱۱
۶	نعت: مدینے کی نگری خدایا دکھادے	۱۲
۷	نعت: مدینے کو جاؤں یہ حسرت ہے میری	۱۳
۸	نعت: وہ دیکھو ہمارے نبی آرہے ہیں	۱۴
۹	نعت: الٰہی میں دیکھوں بہارِ مدینہ	۱۶
۱۰	صفاتِ ایمان: سات صفات پہ ایماں لاؤ	۱۷
۱۱	نماز: ہے قربِ خدا کا وسیلہ نماز	۱۸
۱۲	حج: حج کرنے جب نکلے نانا	۱۹
۱۳	استاد: درجہ ان کا اعلیٰ ہے	۲۰
۱۴	پردہ: کتنی اچھی لگتی بیٹی	۲۱
۱۵	اتحاد واتفاق: مل جل کر تم رہنا سیکھو	۲۲

۱۶	جھوٹ: جھوٹ جو بولے جھوٹا ہے	۲۳
۱۷	غصہ: غصے میں جب آتے ہو	۲۴
۱۸	حسد: دل میں حسد جو رکھتا ہے	۲۵
۱۹	تکبّر: جس کو اکڑ کر چلتا دیکھو	۲۶
۲۰	قرض: مت سمجھو تم قرض کو نعمت	۲۷
۲۱	فضول خرچی: بے جا خرچ سے بچ کر رہنا	۲۸
۲۲	غیبت: بچو "راز" امانت ہے	۲۹
۲۳	وعدہ: وعدہ پورا کرنا جی	۳۰
۲۴	حرص: حرص میں آ کر ہر دم کہتا	۳۱
۲۵	ماں کی نصیحت: کہتی امی سن لو بیٹا	۳۲
۲۶	اُردو: ہندیوں کی زبان ہے اردو	۳۵
۲۷	جمہوریہ: خود کو جتانے آ گیا جمہور کا یہ دن	۳۶
۲۸	اخبار: اخبار پڑھ کے اور بھی مسرور ہو گیا	۳۷
۲۹	میرا وطن: ہے دنیا سے نیارا نرالا وطن	۳۸
۳۰	چور: چور کے دل کی دھڑکن دیکھو	۳۹
۳۱	آم: موسم ایسا آئے گا	۴۰
۳۲	میری گائے: کیسی پیاری میری گائے	۴۲
۳۳	چڑیا گھر: جب چڑیا گھر جائیں گے	۴۳

۳۴	چوہا: چوہا گھر میں آتا ہے	۴۵
۳۵	مچھلی: پانی میں ہے رہتی مچھلی	۴۶
۳۶	بنگلور: باغوں کا یہ نگر ہے	۴۷
۳۷	کھیل: عابد اچھے کھیل بتاؤ	۴۸
۳۸	سورج: صبح سویرے سورج نکلا	۴۹
۳۹	بجلی: سب کو کرشمہ دکھاتی بجلی	۵۰
۴۰	انگریز: بن کر تاجر آئے وہ	۵۱
۴۱	یکے والا: یکے والے کی زندگی دیکھو	۵۲
۴۲	اسکول: اسکول اپنا اچھا ہے	۵۳
۴۳	ترانہ: ننھے منے بچے ہیں	۵۵

حمد

ازل سے ابد تک تری ہی ضیا ہے
نہ ثانی ترا ہے نہ کوئی ہُوا ہے
اندھیرے پہاڑوں پہ کالی سی چیونٹی
جو چلتی ہے اُس کو بھی تو دیکھتا ہے
تو جبّار و قہّار بھی ہے یقیناً
تو غفّار ہے بس ترا آسرا ہے
تری ذات احد و صمد ہے خدایا
تو ہی سب کا داتا تو ہی کبریا ہے
سبھی کچھ ہے تیرا تو مالک ہے سب کا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا ہے
ہر اک چیز فانی ہے مٹ کر رہے گی
تری ابتدا ہے نہ ہی انتہا ہے
گناہوں کو تو بخش دے یا الٰہی
بس حافؔظ کی ہردم یہی التجا ہے

حمد

جلوے ترے نرالے دنیا بنانے والے
بس تو ہی تو رہے گا ہم آنے جانے والے
اے بحر و بر کے مالک، دنیا و دیں کے والی
ہر شے میں تیرا جلوہ، جلوہ دکھانے والے
خالق ہے تو ہمارا، رزّاق نام تیرا
تیرا کرم ہے ہرسو، ہم کو کھلانے والے
عزّت کی زندگی دے احساسِ بندگی دے
دُنیا کی ظلمتوں سے ہم کو بچانے والے
اے غمزدوں کے مالک تیرا ہی ہے سہارا
سن لے دُعا ہماری، بگڑی بنانے والے
بے شک غفور ہے تو غفّار نام تیرا
ہم کو معاف کرنا رحمت لُٹانے والے
حافؔظ ہمارا کوئی رب کے سوا نہیں ہے
سنتا وہی ہے سب کی ہم ہیں سنانے والے

حمد

خدایا ہر دم ثنا ہو تیری
ہو ذِکر تیرا زباں پہ جاری
رہے سلامت ہمیشہ ملّت
بنادے مولیٰ ہماری بگڑی
ہے سب جہانوں کا تو ہی خالق
رحیم و رحماں ہے ربِّ عالی
ہے روزِ محشر کا تو ہی مالک
وہاں بھی تیرا کرم ہو جاری
تری مدد کا سہارا لیں گے
کریمی تیری جو ہے مثالی
غضب سے تیرے پناہ مانگوں
بچا اِلٰہی صدا ہے میری
یہی تمنّا ہے دِل کی حافظؔ
دُعا ہماری نہ جائے خالی

نعت

وہ نبیوں کے سردار پیارے نبیؐ
ہیں اُمّت کے غمخوار پیارے نبیؐ
وہی سب کے پیارے ہیں خیرالوریٰؐ
ہیں کتنے ملنسار پیارے نبیؐ
ہزاروں درود اور کروڑوں سلام
جہانوں کے انوار پیارے نبیؐ
کہا رب نے ''یٰسٓ'' و ''طٰہٰ'' جنہیں
ہیں وحدت کے شہکار پیارے نبیؐ
بدستِ نبیؐ آبِ کوثر ملے
پلانے کے حقدار پیارے نبیؐ
جو مشکل ہیں دانشوروں کے لیے
وہ کہتے ہیں اسرار پیارے نبیؐ
شفاعت محمدؐ کی حافظؔ ملے
ہیں اُمّت کے غمخوار پیارے نبیؐ

نعت

میرے آقاؐ پیارے آقاؐ

سچے آقاؐ اچھے آقاؐ

کتنا پیارا نامِ محمدؐ

نام ہے جیسا ویسے آقاؐ

ظلمت تھی ہر جانب چھائی

لے کر روشنی آئے آقاؐ

عزّت والے شوکت والے

رحمت بن کر آئے آقاؐ

اُمّت کی بخشش کی خاطر

کرکے دعائیں روتے آقاؐ

تحفے درود و سلام کے خود

بھیجے تم پر ہم نے آقاؐ

حافظؔ بچوں سے ہو الفت

جیسی الفت رکھتے آقاؐ

نعت

مدینے کی نگری خدایا دکھادے

مرے دل کے ارمان سارے جگادے

میں خاکِ مدینہ کا سرمہ لگاؤں

مجھے ایک دن تو مدینہ بلالے

میں نادار ہوں جاگ جائے مقدّر

محمدؐ کی چوکھٹ جو مجھ کو دکھادے

چلوں راہِ حق پر ہمیشہ خدایا

مجھے سچا عاشق نبیؐ کا بنادے

کبھی سبز گنبد کا منظر میں دیکھوں

مدینے کا مجھ کو نظارہ کرا دے

نبیؐ جی کے صفے کو چوموں نظر سے

خیابانِ فردوس میں تو جگہ دے

ہے دیدارِ بطحا کی حافظؔ کو حسرت

اسے ارضِ بطحا کے درشن کرادے

نعت

مدینے کو جاؤں یہ حسرت ہے میری
کہ نعتیں سناؤں یہ حسرت ہے میری
وہ باغِ مدینہ کھجوروں کے خوشے
وہاں جاکے کھاؤں یہ حسرت ہے میری
جہاں پر ہیں نقشِ کفِ پائے احمدؐ
وہاں سر جھکاؤں یہ حسرت ہے میری
میں جی بھر کے دیکھوں وہ روضے کی جالی
مقدر جگاؤں یہ حسرت ہے میری
محمدؐ کی راہوں میں اک ایک لمحہ
میں آنکھیں بچھاؤں یہ حسرت ہے میری
کبھی تو ملے حج کی توفیق مجھ کو
وہ نعمت میں پاؤں یہ حسرت ہے میری
نبیؐ جی کے روضے پہ جاکر اے حافظؔ
میں آنسو بہاؤں یہ حسرت ہے میری

نعت

وہ دیکھو ہمارے نبیؐ آرہے ہیں
دلوں کے سہارے نبیؐ آرہے ہیں
وہ معصوم انصارؓ بچوں کے نغمے
کہ آنکھوں کے تارے نبیؐ آرہے ہیں
ترستی نظر اور تڑپتا ہوا دل
مچل کر پکارے نبیؐ آرہے ہیں
ادا شکر کرتے ہوئے کہہ رہے تھے
بڑی شان والے نبیؐ آرہے ہیں
ہر اک فرد کہتا تھا گھر میرے آئیں
کہ رحمت لٹانے نبیؐ آرہے ہیں
بو ایوبؓ تیری ہے قسمت نرالی
ترے گھر ہی پیارے نبیؐ آرہے ہیں
یہ جنّ و بشر کیا شجر اور حجر بھی
ادب سے یہ کہتے، نبیؐ آرہے ہیں

مقدر مدینے کا جاگا ہے حافظؔ
خدا کے دُلارے نبیؐ آرہے ہیں

نعت

اِلٰہی میں دیکھوں بہارِ مدینہ
نظر میں سمائے دیارِ مدینہ
وہاں کی فضائیں معطّر معطّر
مرے دِل پہ چھائے بہارِ مدینہ
شب و روز ہوتی ہے رحمت کی بارش
بڑا معتبر ہے حصارِ مدینہ
پہنچ کر نہ لوٹوں تمنّا ہے میری
بنے میرا مسکن دیارِ مدینہ
مری زندگی ہے فدا مصطفیٰؐ پر
بنوں کیوں نہ پھر جاں نثارِ مدینہ

میں خاکِ مدینہ رکھوں اپنے سر پر
کہیں سب مجھے دِل فگارِ مدینہ
ملوں اپنے چہرے پہ حسرت ہے حافظؔ
ملے کاش مجھ کو غبارِ مدینہ

صفاتِ ایمان

سات صفات پہ اِیماں لاؤ
دین کی ساری دولت پاؤ
رکھو تم اللّٰہ پر اِیماں
اور فرشتوں کو اپناؤ
رب کی کتابوں کو تم مانو
ایماں نبیوں پر لے آؤ
یومِ قیامت برحق جانو
جھوٹی باتوں پر مت جاؤ
مالک ہے تقدیر کا اللّٰہ
دل میں کوئی شک مت لاؤ
موت کے بعد اُٹھایا جانا
صفتِ ایماں پھر سے بتاؤ
ہم سب کا ہے عقیدہ حافظؔ
رب کے آگے سر کو جھکاؤ

نماز

ہے قربِ خدا کا وسیلہ نماز
ہے معراج و اسریٰ کا تحفہ نماز
نمازوں سے مومن کی پہچان ہے
عبادت کا روشن طریقہ نماز
اداؤں میں اس کی ہے درسِ ادب
کہ ہے زندگی کا سلیقہ نماز
کھڑے ہوگئے صف میں چھوٹے بڑے
کدورت مٹانے کا ذریعہ نماز
نبیؐ جی کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ
ہے اُمّت کے حق میں فریضہ نماز
چلو صدق دل سے اسی کی طرف
ہے جنت کا سیدھا سا رستہ نماز
خدا سے ملاتی ہے حافظؔ یہی
ہمیشہ پڑھو پنج وقتہ نماز

حج

حج کرنے جب نکلے نانا
دیتے تھے سب ان کو طعنہ
ساتھ نہ دے گی اب کے ضعیفی
جائیں گے کیسے حج کو نانا
چلنا پھرنا ان کا مشکل
سب کچھ کھوکر نکلے نانا
حکمِ الٰہی حج کا فریضہ
وقت پہ اس کو پورا کرنا
حج کے قابل جب ہو جاؤ
جانے میں کیوں دیری کرنا
اللّٰہ نے دی طاقت دولت
نعمتِ عظمیٰ تم بھی پانا
حافظؔ روز دُعائیں مانگو
اک دن ہوگی پوری تمنّا

اُستاد

درجہ ان کا اعلیٰ ہے
رتبہ برتر بالا ہے
درس ملا ہے الفت کا
ان سے سب کچھ پایا ہے
باتیں پیاری پیاری ہیں
یا اک رنگیں تحفہ ہے
عزّت ان کی دل سے کرو
کرلو خدمت موقع ہے
مار کے غلطی ٹھیک کریں
ان کی سزا بھی تحفہ ہے
جو رکھّے نفرت اِن سے
اُس کا چہرہ کالا ہے
حافظؔ میں نے کیا کیا کچھ
خدمت کرکے پایا ہے

پردہ

کتنی اچھی لگتی بیٹی
اوڑھے دُوپٹّہ رہتی بیٹی
باتیں اُس کی میٹھی میٹھی
میری بیٹی سچی بیٹی
اوڑھنی اس پر کتنی سجتی
سر کے بال چھپاتی بیٹی
پردہ اس کا زیور بے شک
ہردم پردہ کرتی بیٹی
بال کٹانے سے ہے نفرت
قولِ نبیؐ پر چلتی بیٹی
فاطمہؓ، کلثومؓ[1] اور زینبؓ،
اِن کے طرز پہ چلتی بیٹی
حافظؔ اُس پر ہوگی رحمت
شرم و حیا جو رکھتی بیٹی

[1] حضرتِ امّ کلثومؓ ۔ حضورؐ کی ایک اور صاحب زادی کا نام رقیہؓ ہے۔ رضؓ

اِتحاد و اتفاق

مل جل کر تم رہنا سیکھو
رہ کر ہنس مکھ جینا سیکھو
اپنوں سے تم رکھّو محبت
باتیں اچھی کرنا سیکھو
دُور رہو ہر فتنے سے بس
جھگڑوں سے تم بچنا سیکھو
لڑ کر دشمن بنتے ہو کیوں
سب کے ساتھی بننا سیکھو
کڑوی بات کبھی مت بولو
سوچ سمجھ کر کہنا سیکھو
پڑھنے میں دل اپنا لگاؤ
علم پہ ہر دم مرنا سیکھو
مانو جانو حافظؔ رب کو
اُس کو راضی کرنا سیکھو

جھوٹ

جھوٹ جو بولے جھوٹا ہے

جو سچ بولے سچا ہے

ایک جھوٹ کے سچ کرنے کو

سو سو جھوٹ وہ کہتا ہے

بات بنا کر بولے جو

لوگوں میں وہ کھوٹا ہے

سُولی پر بھی سچ بولا

سمجھو عزت پایا ہے

جھوٹ میں ذِلّت رسوائی

ایسی بلا سے بچنا ہے

اس پر لعنت اللّٰہ کی

جھوٹی بات جو کرتا ہے

حافظؔ رزق کا دروازہ

جھوٹے پر کب کھلتا ہے

غُصّہ

غصّے میں جب آتے ہو

آنکھیں لال دکھاتے ہو

غصّہ سے بچنے کی بات

قرآں میں تم پڑھتے ہو

شیطاں دوست بنالے گا

ہر پل غصّہ کرتے ہو

پاگل مت کہلاؤ تم!

جوش میں کیا کیا بکتے ہو؟

غصّہ برا ہے اے بچو

غصّہ پھر کیوں کرتے ہو

غصّے کا انجام برا

میرے بچو سنتے ہو

حافظؔ غصّہ کر کے تم

یاروں کو کیوں کھوتے ہو

حسد

دل میں حسد جو رکھتا ہے
اوروں سے وہ جلتا ہے
لکڑی آگ کو جیسے کھائے
ویسے حاسد گھلتا ہے
دیکھ کے یاروں کی شہرت
حاسد کب خوش ہوتا ہے
بچو ''بغض'' بلا ہے بری
اُس سے بچ کر رہنا ہے
حاسد کو تم پہچانو
بات بنا کر کرتا ہے
جو حاسد ہے وہ بچو
جھوٹ کی راہ پہ چلتا ہے
حافظؔ وہ اِنسان نہیں
دل میں حسد جو رکھتا ہے

تکبّر

جس کو اکڑ کر چلتا دیکھو
اُس میں تکبرّ آیا دیکھو
بات ہمیشہ سُن لو پوری
بیچ میں بڑھ بڑھ کر مت بولو
دولت اپنی، پاس رکھو اور
سیدھے سادے کپڑے پہنو
قرآں نے کی اُس کی مذمّت
بچنا تکبر سے تم بچو
شہرت دولت خود ہی ملے گی
عاجز بن کر رہنا سیکھو
بات کو تولو پھر تم بولو
کہنے سے پہلے خود سوچو
کہہ کے 'اَنَا' فرعون بھی حافظؔ
دین سے کٹ کر رہ گیا دیکھو

قرض

مت سمجھو تم قرض کو نعمت
اِس میں ہوگی ہر دم آفت
سہتے ہو کیوں قرض کی ذِلّت
قرض ہے بچو ایک نحوست
منہ کو چھُپائے گھومو گے تم
رات میں اُلجھن دِن میں ذِلّت
جیون روگ لگا دیتا ہے
ہے اک لعنت قرض کی دولت
اس کے پانے میں آسانی
لوٹانے میں ہوتی دقّت
حافظؔ رہنا تم ہشیار اب
بچ کے قرض سے پاؤ راحت

فضول خرچی

بے جا خرچ سے بچ کر رہنا
پیسہ بچا کر کچھ تو رکھنا
حال ہو یا مستقبل ہو، تم
خرچ بھی سوچ سمجھ کر، کرنا
کھاتے ہو جب گھر میں سب کچھ
ہوٹل میں کیوں جاکر کھانا
دولت بھی اک نعمت پیارے
تم کو اک دن کچھ ہے بننا
کرلو کفایت پیسے کی تم
مستقبل کو ہے جو سنورنا
خرچ فضول نہ کرنا دیکھو
اپنی حد میں بچو رہنا
خرچ فضول بھی اک لعنت ہے
حافظؔ اِس سے بچ کر رہنا

غیبت

بچو ''راز'' امانت ہے
کرنا فاش خیانت ہے
سمجھو واقعی لعنت ہے
غیبت کی جو عادت ہے
پیٹھ کے پیچھے شکوہ بھی
بچو سچ مچ غیبت ہے
اُمّت کا وہ فرد نہیں
جس کی غیبت عادت ہے
اس کو نقلی سمجھو تم
غیبت سے جو شہرت ہے
عیب چھپاتا ہے مومن
غیبت کفر کی زینت ہے
چغلی کرنے والوں سے
حافظؔ کو بھی نفرت ہے

وعدہ

وعدہ پورا کرنا جی
اس پر قائم رہنا جی
باتیں جو بھی کہتے ہو
سوچ سمجھ کر کہنا جی
جو کچھ لے لو وعدے پر
وقت پہ تم لوٹانا جی
بھول نہ جانا وعدے کو
یاد ہمیشہ رکھنا جی
وعدہ بھی ہے قرض میاں
ہے یہ بڑوں کا کہنا جی
وعدہ جان سے پیارا ہو
وعدہ پورا کرنا جی
وعدہ نبھا کر حافظؔ اب
جگ میں عزّت پانا جی

حرص

حرص میں آکر ہردم کہتا
سب کچھ مجھ کو دے دو بابا
آس لگائے پھرتا ہے وہ
پھر بھی نادم ہوکر جیتا
تیری روٹی ملے گی تجھ کو
پھر کیوں مارا مارا پھرتا
فکر تجھے ہے سب پانے کی
ہوگیا تو کیوں اتنا دبلا
بے شرمی کی حد ہوتی ہے
لالچ میں وہ سب کچھ بھولا
اپنے گلے میں مت ڈالو تم
بچو! حرص و ہوا کا پھندا
حافظؔ ''حرص و ہوس'' کو چھوڑو
صبر و رضا کا جینا اچھا

ماں کی نصیحت

(پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانی کے بچپن کا وہ واقعہ جو ساری دنیا میں مشہور ہے)

کہتی امی سن لو بیٹا
میرے پیارے میرے چندا
وابستہ ہیں تم سے امیدیں
کرنا نہ ان کو پارا پارا
ابُّو ملکِ عدم میں ہیں اب
ان کی نشانی ہو تم چندا
لختِ جگر سے امی بولی
ان کی امانت تم ہو بیٹا
دستِ محبّت پھیر کے بولی
تم کو اب بغداد ہے جانا
چالیس اشرفی خرچ کو دے کر
جیب بنائی اس میں رکھا

جگ میں روشن ہو جاؤ گے
پڑھ لکھ کر تم عالم بننا
روتے روتے امّی بولی
جو کچھ کہنا سچ ہی کہنا
لے کے خوب دعائیں ماں کی
بیٹا اپنے گھر سے نکلا
رستے میں کچھ رہزن آئے
اور بچّے کو غور سے دیکھا
موقع پا کر گھیرا ڈالا
اس کو یارو خوب ٹٹولا
پوچھا پاس تمہارے کیا ہے
بولا اشرفی پاس ہیں بابا
وعدہ کر کے نکلا ہوں میں
وعدہ پورا کرنا اچھا
ڈاکو سن کر حیراں تھے سب

بولے وعدے کا تو پکّا
بدلی دنیا راہ زنوں کی
اِس معصوم نے نقشہ بدلا
یہ معصوم تھے عبدالقادرؒ
شیخؒ نے سچ کا تحفہ بخشا
ماں کی نصیحت سے اے حافظؔ
جیلانیؒ نے نام کمایا

اُردو

ہندیوں کی زبان ہے اردو
ملک کی آن بان ہے اردو
اس میں شامل ہے فارسی عربی
اور ہندی کی جان ہے اردو
غیر ملکوں میں بولی جاتی ہے
مان لو اب مہان ہے اردو
علم میرا ہے میری دولت وہ
سب سے اعلیٰ زبان ہے اردو
کتنے طوفان آئے اور گزرے
واہ! کیا سخت جان ہے اردو
اس کو مٹنے سے اب بچانا ہے
اپنا اک امتحان ہے اردو
اس کے صدقے سے آج شاعر ہوں
لوگو حافظؔ کا مان ہے اردو

جمہوریہ

خود کو جتانے آگیا جمہور کا یہ دن
محفل سجانے آگیا جمہور کا یہ دن
میرے وطن میں پھیلے ہیں مذہب کئی مگر
سب کو ملانے آگیا جمہور کا یہ دن
پیغام دے رہا ہے ہمیں شانتی کا یہ
نفرت مٹانے آگیا جمہور کا یہ دن
تن من کی بھینٹ دے کے سنوارا ہے یہ چمن
ہم کو بتانے آگیا جمہور کا یہ دن
آزادیٔ وطن کے شہیدوں کی ہم کو یاد
پھر سے دلانے آگیا جمہور کا یہ دن
لہرا کے کہہ رہا ہے ترنگا یہ شان سے
گاؤ ترانے آگیا جمہور کا یہ دن
حافظؔ ہمارے دیس کا تہوار ہے بڑا
غم کو بھلانے آگیا جمہور کا یہ دن

اخبار

اخبار پڑھ کے دل ذرا مسرور ہوگیا
باتیں چھپی تھیں ایسی کہ مخمور ہوگیا
خالد کو ہر گھڑی تھی فقط نوکری کی فکر
دفتر میں اس کا کام بھی منظور ہوگیا
خوشخبری جابجا ہے تو غم کی خبر بھی ہے
کل تک جو تھا امیر وہ مزدور ہوگیا
چاول کہ دال سب کی ہے قیمت بڑھی ہوئی
سن کر یہ دل غریب کا بے نور ہو گیا
دلچسپ کوئی بات جو پڑھنے کو مل گئی
دنیا کے سب غموں سے بہت دور ہوگیا
اخبار واقعی ہے جہانِ جہاں نما
ہر ذہن اس کے نور سے معمور ہوگیا
اخبار ہے کہ سارے زمانے کا آئینہ
حافظؔ بھی پڑھ کے سوچ پہ مجبور ہوگیا

میرا وطن

ہے دنیا سے نیارا نرالا وطن
دلوں کا سہارا ہے میرا وطن
وہ گنگا و جمنا ہمالہ پہاڑ
گلستاں بنا ہے سہانا وطن
ہے شفّاف جھرنوں کی ٹھنڈی فضا
ہے خلدِ بریں کا نظارہ وطن
نہیں اس سے بڑھ کر حسیں اب کوئی
ہے لوگوں کی آنکھوں کا تارا وطن
بہاریں بھی جادو اثر ہیں یہاں
نہیں کوئی ایسا سجیلا وطن
دفینے چھپے ہیں کئی خاک میں
بڑا قیمتی ہے ہمارا وطن
ہے دنیا کا سرتاج حافظؔ مگر
کئی سر کٹے ہیں تو پایا وطن

چور

چور کے دل کی دھڑکن دیکھو
ہر پل اس کی الجھن دیکھو
پایا بدعملی سے اس نے
جیل سا بدتر مسکن دیکھو
پولیس نے یہ کہہ کر پیٹا
بیٹے دور کا درشن دیکھو
محنت سے جو روزی پاتا
بھرتا سکھ سے دامن دیکھو
ذلّت اس نے پائی ساری
ہوگئے سارے بدظن دیکھو
قرآں اس کو سارق کہتا
آلُودہ ہے دامن دیکھو
دیکھنا ہو انصاف جو حافظؔ
درسِ نبیؐ کا درپن دیکھو

آم

موسم ایسا آئے گا
اچھا تحفہ لائے گا
باجی تم ہی کہہ دو نا
کیسا تحفہ لائے گا
موسم آکر گرمی کا
فصلیں آم کی لائے گا
لال اور پیلا رنگ ہرا
دیکھو سب کو بھائے گا
کَیری کہتے کچّے کو
کام اچار کے آئے گا
دَسہری[۱] چَونسا اور لنگڑا
قسمیں وہ گنوائے گا
رَسپُوری[۲] بادام بتاسا
اپنے نام بتائے گا

حافظؔ پیڑ لگائے جو
پھل وہ یقیناً پائے گا

۱؎ دسہری، چونسہ، لنگڑا، یہ آم شمال میں ہوتے ہیں۔ ۲؎ رسپوری، بادام، بتاسا جنوب میں۔

میری گائے

کیسی پیاری میرے گائے
کتنی اچھی لگتی گائے
بھولی بھالی اجلی کالی
ہنڈی بنڈی لگتی گائے
سبز ہو یا پھر سوکھا چارا
دانے بنولے کھاتی گائے
چرنے جائے جنگل، پھر بھی
شام کو واپس آتی گائے
بچوں کو وہ سینگ نہ مارے
کتنی بھولی بھالی گائے
دودھ ہے اس کا اجلا میٹھا
شام و سحر ہے دیتی گائے
حافظؔ تم بھی گائے خریدو
تم بھی پالو اچھی گائے

چڑیا گھر

جب چڑیا گھر جائیں گے
ساتھی اپنے آئیں گے
توشہ لے کر ساتھ چلو
یارو مزے سے کھائیں گے
سب کی ٹکٹیں اے بھیا
پیسے دو ہم لائیں گے
ساتھی بنا کر ہاتھی کو
جھُومیں گے اور گائیں گے
پنجروں میں ہیں چیتا شیر
پھر بھی ہم ڈر جائیں گے
سانبھر، بھالو، بندر سے
کھیلیں اور کھِلائیں گے
سن کے پرندوں کی بولی
ہم سارے دہرائیں گے

حافظؔ دیکھ کے چڑیا گھر
گیت خوشی کے گائیں گے

چوہا

چوہا گھر میں آتا ہے
چین ہمارا جاتا ہے
مارنے اس کو دوڑو گے
بل میں جھٹ چھپ جاتا ہے
گھر میں دیکھو اب اس نے
سب چیزوں کو کترا ہے
ہر گھر میں یہ رہتا ہے
ساری چیزیں کھاتا ہے
چوہے دان سے ڈرتا ہے
اس میں خود پھنس جاتا ہے
غصّے میں اب نانی نے
لے کر ڈنڈا مارا ہے
حافظؔ اس کی عادت سے
ہر اک نفرت کرتا ہے

مچھلی

پانی میں ہے رہتی مچھلی
جل کی رانی ہے وہ لگتی
جیون اس کا سیدھا سادا
پانی کو ہی دنیا سمجھی
پانی سے جب کردیں باہر
خود ہی تڑپ کر ہے وہ مرتی
ہاتھ نہ آئے پانی میں وہ
یارو مشکل سے ہے پھنستی
پانی میں رہ کر بھی دیکھو
اس کو نہیں لگتی ہے سردی
جال میں پھنس کر زندہ مچھلی
جانے کیا کیا ہم سے کہتی
حافظؔ اُس کا اچھا حافظ
جو کثرت سے کھائے مچھلی

بنگلور

باغوں کا یہ نگر ہے
یا موسمی اثر ہے
ہیں معتدل فضائیں
مٹی بھی خوب تر ہے
"بنگلور" پر ہمیشہ
ہر فرد کی نظر ہے
صوبے کی راجدھانی
سب کا یہاں گزر ہے
مفلس امیر سب کا
دیکھو یہاں بسر ہے
ہائی کورٹ ودھان سودھا
کیا خوب جلوہ گر ہے
حافظؔ یہاں یقیناً
پیارا ہر ایک گھر ہے

کھیل

عابد اچھے کھیل بتاؤ
کیسے کھیلیں آؤ سکھاؤ
گیند اور اپنا بلّا لاؤ
کرکٹ کھیل کے ہم کو دکھاؤ
کبڈی کھو کھو والی بال
ذاکر اب یہ کھیل کھلاؤ
آؤ ریحاں، عرفاں، تم
سلماں، شاہد ٹیم بناؤ
کھیل سے ٹنشن گھٹتا ہے
کھیلیں اب میداں میں آؤ
اسلم جلدی سے آجاؤ
خود بھی کھیلو سب کو بلاؤ
حافظؔ کھیلو کھیل کوئی
تم بھی صحت اپنی بناؤ

سورج

صبح سویرے سورج نکلا
دیکھو اندھیرا کیسے بھاگا
اس کے سہارے جاگے دنیا
نور جگائے نوری چہرا
نور کا لشکر مشرق سے اب
نکلا چاروں جانب پھیلا
روشن کتنی اس کی کرنیں
ساتھ یہ اپنے گرمی لایا
اس کی گردش بھی اک نعمت
ہم کو ملے ہے روز اجالا
خدمت کرکے دن بھر سب کی
شام کو مغرب میں جا ڈوبا
حافظؔ شب میں چاند ستارے
یہ بھی سورج کا ہیں تحفہ

بجلی

سب کو کرشمہ دکھاتی بجلی
ہم پر نور لٹاتی بجلی
ریڈیو، ٹی وی، مکسر، ہیٹر
ان سب کو ہے چلاتی بجلی
اس کی طاقت کا کیا کہنا
اب تو ریل چلاتی بجلی
اس کے دم سے دنیا روشن
اندھیارے کھا جاتی بجلی
فصلوں میں وہ جاں بھرتی ہے
کھیتوں کو دے پانی بجلی
کھیتی باڑی کی خاطر اب
سستی ہے سرکاری بجلی
حافظؔ اس کی شان عجب ہے
زینت بن کر آتی بجلی

انگریز

بن کر تاجر آئے وہ
میرے وطن پر چھائے وہ
ماہر رنگ بدلنے میں
اپنا رنگ دکھائے وہ
بن گئے حاکم حکمت سے
ہم کو خوب لڑائے وہ
ٹیپوؒ مجاہدِ آزادی
جامِ شہادت پائے وہ
باپو نہرو جوہر سب
انگریزوں پر چھائے وہ
کیسے اُن کو بھولیں ہم
آزادی لے آئے وہ
حافظؔ امن کی دھرتی سے
انگریزوں کو بھگائے وہ

یکّے والا

یکّے والے کی زندگی دیکھو
اس کے جینے کی سادگی دیکھو
سب کو کہتا ہے آؤ بیٹھو جی
کہہ رہا ہے یہ اجنبی دیکھو
کرتا محنت مگر نہیں تھکتا
دُھن کا پکّا ہے ہر گھڑی دیکھو
کرتا رستے میں پیاری باتیں وہ
اس کا اندازِ دل لگی دیکھو
چاہتے لوگ ہیں اسے اکثر
سب سے ہے اس کی دوستی دیکھو
یکے والا بھی دل کا حاتم ہے
صرف پیسوں کی ہے کمی دیکھو
کرتا محنت ہے رات دن حافظؔ
پھر بھی پاتا نہیں خوشی دیکھو

اسکول

اسکول اپنا اچھا ہے
کتنا پیارا لگتا ہے
خوشبو پھیلی چار طرف
گلشن اس کا مہکا ہے
کتنے اچھے ہیں استاد
پیار بھی ان سے ملتا ہے
اس کی عمارت سندر ہے
جو دیکھے خوش ہوتا ہے
اس اسکول کا ہر بچہ
قول کا سچّا پکّا ہے
اس کا ہر کمرہ روشن
ہم نے صاف جو رکھا ہے

حافظؔ جی تم آؤ نا
آج ہمارا جلسہ ہے

ترانہ

ننھے منے بچے ہیں
قول و عمل کے سچے ہیں
کام ہمارا سن لو جی
ہم پڑھتے اور لکھتے ہیں
آگے بڑھیں گے پڑھ لکھ کر
نیک ارادے رکھتے ہیں
اپنے بڑوں کی خدمت سے
خادم بن کر جیتے ہیں
مل جل کر ہی رہنے کا
عہد ہمیشہ کرتے ہیں
سچائی رہبر ہے اب
سیدھی راہ پہ چلتے ہیں
دیپ جلا کر اُلفت کے
گھر گھر روشن کرتے ہیں

دیس کی شان و شوکت کو
دل میں روشن رکھتے ہیں
ہمّت والے ہی اکثر
منزل اپنی پاتے ہیں
حافظؔ لڑتی قوموں کو
اَمن کی دعوت دیتے ہیں